NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

استدلال بالحدیث کا حنفی منہج اور اصول

Deriving Rules from Ḥadīth and Ḥanafi School of Jurisprudence

Dr. Muhammad Abdullah Umer

Teaching Hadith and Fiqh in Jamia Khair ul madaris,Multan.

Email: qmabdullah5@gmail.com

Dr. Tayyaba Razza

Assistant Professor, Islamic Studies Department, Emerson University, Multan.

Email: tayyaba.razzaq@eum.edu.pk

Dr. Muhammad Siddiq Sialvi

Professor, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan.

Email: islamicstudies@isp.edu.pk

Abstract

Here's a revised version of your abstract with improved grammar and clarity:

The process of deriving rulings from hadiths and the role of gentleness in such derivations have been examined and verified. There is a notable diversity in the methods of derivation and inference, a variation that existed even among the Companions. Differences in interpretation stem from varying understandings of the texts and differing identifications of the causes or contexts within the hadiths. Similar variations are found among other Islamic scholars and jurists, including the four prominent imams. This article reviews the methods of derivation and inference specific to the Hanafi school of jurisprudence, exploring the principles and rules employed in inferring rulings.

Keywords: Hadith, Interpretation, Hanafi School of Jurisprudence, Derivation of Rulings.

ARTICLE INFO

Article History:
Received: 18-12- 2024
Revised: 19-12- 2024
Accepted: 20-12- 2024
Online: 26-12- 2024

CC BY

1. موضوع کا تعارف

قرآن کریم نے سنت نبویہ کو شریعتِ اسلامیہ کا ایک بنیادی مصدرِ قرار دیا ہے، چنانچہ امت مسلمہ میں ابتداہی سے رسول اللہ ﷺ کی سنت کی ایک مستقل شرعی حیثیت رہی ہے کہ سنت رسول ﷺ کے بغیر قرآنی احکام وتعلیمات کی درست تفہیم نہیں ہوتی۔ دین اسلام میں اتباعِ سنت کی حیثیت کسی فروعی مسئلہ کی سی نہیں بلکہ بنیادی تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضا ہے۔ اتباع سنت کا دائرہ ایک مسلمان کی تمام زندگی پر محیط ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہر دور میں مسائل کے حل کے لیے قران اور حدیث کی طرف رجوع کیا جاتا رہا ہے، ہر دور کے اہل علم عملی زندگی میں رہنمائی کے حصول کے لئے قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ احادیث نبویہ سے بھی استدلال کرتے رہے ہیں۔ گو حدیث سے استدلال کے مناہج کے حوالے سے اہل علم ایک دوسرے سے مختلف الرائے رہے ہیں لیکن حدیث کی بنیادی اہمیت اور اس سے استنباط کے بنیادی مسئلے پر امت مسلمہ میں اجماع رہا ہے۔ زیر نظر آرٹیکل میں استدلال بالحدیث کے حنفی منہج واصول کو خاص طور پر زیر بحث لایا گیا۔

فقہی مسالک ومکاتب دراصل نصوص شریعت سے احکام کے استنباط میں اختیار کے گئے مختلف رجحانات کا نام ہے۔ جو حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی سے مشہور ہوئے۔ عہد نبوت اور عہد صحابہؓ میں فقہی مسلک کا وجود موجودہ معروف معنوں میں نہیں تھا، لیکن ان رجحانات کی بنیاد عہد نبوت میں موجود تھی اور عہد صحابہؓ میں وہ بہت نمایاں ہوگئے تھے۔ عہد صحابہؓ کے آخر اور عہد تابعین یعنی اوّل صدی ہجری کے نصف آخر میں ان رجحانات نے مسالک کی شکل اختیار کی جو عہد تبع تابعین یعنی دوسری صدی ہجری کے اوّل سے لے کر تیسری صدی ہجری کے نصف اوّل میں مزید منضبط ہوئے اور علیحدہ اصول وضوابط کی بنیاد پر ان کی عمارت قائم ہوئی۔ [1]

2. استدلال بالحدیث کی روایت اور فقہی مسالک ومناہج کا پس منظر

ڈاکٹر زرقاءؒ لکھتے ہیں کہ دور نبوت میں بعض ایسی مثالیں پیش آئیں جن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ہدایت کو دو مختلف صحابہؓ نے دو مفہوم میں سمجھا۔ اور اس جیسی ہدایت میں مختلف مفہوم لینے کی گنجائش موجود تھی، کیونکہ ان کا تعلق فروعی اور جزوی مسائل سے تھا۔ جبکہ اصول دین میں ایسے اختلاف فہم کی گنجائش نہیں رکھی گئی تھی اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہدایت کے دو متضاد فہم میں دونوں کی تصویب فرمائی۔ [2]

مزید لکھتے ہیں کہ یہ اختلاف فہم دراصل درج ذیل بنیادوں پر تھا (1) کبھی عربی کا ایک لفظ دو متضاد معنوں میں استعمال ہوتا تھا (2) اور کبھی ایک لفظ کا حقیقی معنی کچھ ہوتا ہے اور مجازی معنی کچھ اور (3) کبھی کسی حکم کو ظاہر تک محدود رہنے سے ایک مفہوم طے ہوتا تھا اور اس حکم کے باطن پر غور کرنے سے مفہوم بدل جاتا تھا۔ (4) کچھ صحابہؓ نے پہلے انداز کو اختیار کیا تھا، چنانچہ وہ احادیث وآیات کے ظاہری مفہوم تک محدود رہتے تھے۔ (5) بعض دوسرے صحابہ کرامؓ شریعت کی روح اور مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے درپیش مسئلہ میں حدیث یا آیت کے اندرون میں اترنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور حکم بتاتے تھے۔ [3]

رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد صحابہؓ کے سامنے جب نئے مسائل پیش آئے جن کے بارے میں واضح حکم قرآن یا حدیث میں موجود نہیں تھا، تو ان کا شرعی حکم بتانے کے لئے صحابہؓ کرام نے قرآن وحدیث ہی کی روشنی میں غور کیا۔ یہ غور کا انداز مذکورہ طرز پر دو قسم کا تھا، اور رجحان کے فرق کی وجہ سے ان کی رائیں مختلف ہوئیں۔ [4] صحابہ کرامؓ سے دین کا علم تابعین نے سیکھا اور یہ مختلف رجحانات تابعین میں منتقل ہوئے۔ تابعین کے دور تک نئے مسائل کی بے انتہاء کثرت ہوگئی تھی اور انہوں نے اپنے اپنے رجحان کے مطابق مسائل کو حل کیا۔

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

دراصل یہی رجحان کا فرق تھا جس کے ساتھ دیگر اسباب بھی وابستہ ہونے لگے اور علیحدہ علیحدہ فقہی اجتہادات سامنے آئیں۔ یہ ائمہ مجتہدین اسلامی مملکت کے مختلف شہروں میں تھے اور ہر مجتہد کے حلقہ میں ان کے تلامذہ اور متبعین کی جماعت تھی۔ ان کے ذریعہ علیحدہ اجتہادات، فقہی مذاہب کی حیثیت اختیار کر گئے۔[5]

موجودہ فقہی مسالک کی وجہ بیان کرتے ہوئے تاریخ التشریع کے مصنف لکھتے ہیں کہ ابتداء میں فقہی مذاہب اور اجتہادات اکٹھے تھے۔ ان کے ماننے والے بھی تھے، لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا مختلف اسباب کے تحت بعض مذاہب کے ماننے والے کم ہوتے گئے۔ ان کی تمام فقہی آراء واجتہادات مدون نہ ہو سکیں اور وہ تاریخ کا حصہ بن گئیں۔[6]

دوسرے فقہی مذاہب کو ایسے فقہاء اور اہل علم ملے جنھوں نے اس مسلک کی تمام آراء کو مدون کیا، ان کے اصول ومدون کیے۔ پھر ہر دور میں ان کے اندر ایسے فقہاء پیدا ہوتے رہے جنھوں نے انہیں محفوظ طریقہ پر بعد والوں میں منتقل کیا اور استدلال واستنباط کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں سے ایک اہم خدمات انجام دیں۔ اور یہی مذاہب باقی رہے ان میں اہل سنت کے فقہی مسالک حنفی، مالکی، شافعی، اور حنبلی موجود و محفوظ رہے۔ اسی طرح شیعی فقہ میں فقہ جعفریہ اور فقہ زیدیہ کے ماننے والے پائے جاتے رہے۔[7] اسی طرح فقہ اباضی کے ماننے والے بھی آج موجود ہیں۔

3. تعارف فقہ حنفی

ابن خلکانؒ (م ٦٦١ھ، ١٢١١ء) لکھتے ہیں کہ فقہ حنفی اہل سنت کے چار فقہی مسالک میں سب سے قدیم ہے۔ فقہی احکام اور استدلال بالحدیث کی روایات اور تدوین سب سے پہلے اسی مسلک کی ہوئی۔ اسلامی دنیا میں زیادہ تشہیر اور اس کے زیادہ متبعین رہے۔ یہ فقہ امام ابو حنیفہؒ (م ١٥٠ھ) سے منسوب ہو کر فقہ حنفی کہلائی۔ اس کی بنیاد کوفہ میں رکھی گئی اور اجتماعی اجتہاد و تحقیق کے ذریعے اس کی تدوین عمل میں لائی گئی۔[8] ابن خلدونؒ (م ٨٠٨ھ، ١٤٠٦ء) لکھتے ہیں کہ یہ فقہ بنیادی طور پر حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ (م ٣٢ھ) اور چوتھے خلیفہ راشد حضرت علیؓ بن ابی طالب (م ٤٠ھ) کے علوم و آراء فتاویٰ، فیصلوں اور مناہج فکر پر مبنی ہے۔[9] جو ان حضرات سے حضرت علقمہؒ (م ٦٨٨ء/ ٦٢ھ) سے پھر حضرت ابراہیم نخعیؒ (م ٩٥ھ)، پھر حضرت حماد بن ابی سلیمان (م ١٢٠ھ) کے واسطوں سے امام ابو حنیفہ (م ١٥٠ھ) تک پہنچے۔[10] شبلی نعمانیؒ (م ١٣٣١ھ، ١٩١٣ء) لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اور ان کے چالیس باکمال تلامذہ کے ذریعے مدون ہونے والی فقہ حنفی کے ہزاروں مسائل کو بالخصوص ان کے مشہور شاگرد امام محمد بن حسن شیبانی (م ١٨٩ھ) نے کتابی شکل میں محفوظ کیا۔ ان کے دوسرے شاگرد امام ابو یوسفؒ یعقوب بن ابراہیم انصاری (م ١٨٢ھ) کا بھی فقہ حنفی کی نشر واشاعت اور تدوین میں اہم حصہ ہے[11]۔

3.1 استدلال واستنباط کا منہج

حضرت امام ابو حنیفہؒ (١٥٠ھ) نے قرآن وسنت اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں جن مسائل کا استنباط کیا اور آپؒ کے اصحاب نے بحث و مباحثہ کے بعد جنہیں قبول کیا اسے قلم بند کر لیا جاتا تھا۔ امام ابو حنیفہؒ ١٢٠ھ میں مسند اجتہاد پر بیٹھے اور آخر ١٥٠ھ تک یہ خدمات برابر جاری رہی۔ اس طرح ایک مجموعہ فقہ واستنباط کا تیار ہوا۔ جس کی ترتیب کچھ اس طرح تھی کہ باب الطہارت، باب الصلوٰۃ، باب الصوم، پہلے عبادات کے ابواب اس کے بعد معاملات۔ پھر سب سے آخر میں میراث کے ابواب۔[12]

شبلی نعمانی مزید لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ (١٥٠ھ) کے زمانۂ حیات ہی میں اس مجموعہ نے مقبولیت عامہ حاصل کر لی تھی۔ آپؒ کے

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

دور میں جو حضرات ائمہ موجود تھے وہ بھی اس مجموعہ مسائل سے نقلیں لیتے تھے۔اور اس مجموعہ فقہ سے بے نیاز نہ تھے۔ حضرت امام مالکؒ (م۱۷۹ھ) آپ کی کتابوں کو دیکھتے اور ان سے استفادہ کرتے رہے۔ امام اوزاعی (م۱۵۳ھ) نے بھی اس کے بعض ابواب دیکھے اور امام سفیان ثوری (م۱۶۱ھ) سرہانے "کتاب الرھن" دیکھی گئی، آپ اس کا مطالعہ کرتے رہے۔[13] علامہ خالد محمود کہتے ہیں کہ غرض یہ کہ سب اہل علم امام ابو حنیفہؒ کی اس علمی کاوش سے برابر مستفید ہوتے رہے اور مانتے رہے کہ سب اہل علم، استدلال و فقہ میں امام ابو حنیفہؒ کے عیال ہیں۔ اللہ پاک نے فقہ حنفی کو قبولیت عطا فرمائی وہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔ صدیوں سے تاھنوز فقہ حنفی کا سکہ چل رہا ہے۔ امام سفیان بن عیینہ (م۱۹۸ھ) اپنے زمانے کی بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کا مکتب و مسلک دنیا کے کناروں تک پہنچ گیا ہے۔[14] خطیب بغدادی (م۴۶۳ھ) امام ابو یوسف (م۱۸۲ھ) کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے امام ابو حنیفہؒ کے علم کو زمین کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھیلا دیا ہے۔[15]

علامہ ابن خلدونؒ لکھتے ہیں کہ عراق، ہندوستان، چین، ماوراء النہر اور عرب کے سب شہروں میں امام ابو حنیفہؒ کے مقلد تھے اور آپؒ ہی کی فقہ کا ہر جگہ غلبہ رہا۔[16] ملا علی قاریؒ (م۱۰۱۴ھ، ۱۶۰۶ء) نے دسویں صدی ہجری کی بات لکھی ہے کہ اہل اسلام کے دو ثلث فقہ حنفی پر عمل کرتے ہیں۔[17] امام شاہ ولی اللہ دہلوی (م۱۱۷۶ھ) بارہویں صدی کا حال لکھتے ہیں "پس در جمیع بلواں و جمیع اقالیم بادشاہاں حنفی اند وقضاۃ واکثر مدرساں واکثر عوام حنفی"۔[18] چودھویں صدی میں مصر کے مشہور محقق شیخ ابو زہرہ مصری (م۱۳۹۴ھ، ۱۹۷۴ء) لکھتے ہیں کہ "یہ مذہب (حنفی) مشرق و مغرب تک پھیل گیا اس کے متبعین کی بڑی کثرت پائی جاتی ہے"۔[19] پھر جن لوگوں کے ہاتھوں میں عنان حکومت رہی وہ بھی فقہ حنفی پر عمل کرتے رہے۔ مورخین کے بقول اکثر سلاطین اسلام، حنفی تھے اور آج بھی خطہ اراضی پر نظر کی جائے تو احناف اور فقہ حنفی کی مقبولیت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔[20]

امام ابو حنیفہؒ کے اصول و قواعد کو بعد میں آنے والے مجتہدین نے ہمیشہ ہمیشہ پیش نظر رکھا۔ امام شعرانی (م۹۷۶ھ) لکھتے ہیں کہ جس قدر زمانہ دراز ہوتا جائے گا امام ابو حنیفہؒ کے متبعین، پیروکار اور بڑھتے جائیں گے۔[21]

3.2 تعارف امام اعظم ابو حنیفہؒ

امام ابو حنیفہؒ کا نام نعمان تھا، فارسی النسل ہیں۔ حضرت انسؓ (م۹۳ھ) کی کئی دفعہ زیارت کی۔ حضرت عامر بن واثلۃ الاسقفعؓ (۱۰۲ھ) کی وفات کے وقت حضرت امام کی عمر ۲۲ سال کی تھی۔ تو لہٰذا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ تابعی تھے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ "مولده سنة ثمانين رأى انس بن مالك غيرمرة لما قدم عليهم الكوفة"۔[22]

اگرچہ آپ نے ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی، تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ آپ نے ان سے کوئی حدیث سنی نہیں یا یہ کہ آپؒ نے کبھی ان کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہو گا۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل کوفہ کی منفرد عادت رہی ہے کہ وہ بیس سال کی عمر سے پہلے حدیث روایت نہ کرتے تھے۔ روایت نہ سننے سے مطلقاً سماع کی نفی نہیں ہوئی۔ خطیب بغدادی (۴) لکھتے ہیں کہ

"ان أہل كوفة لم يكن الواحد منهم يسمع الحديث الابعد استكماله عشرين من سنة"۔[23]

اور اگر آپ نے ان سے کوئی حدیث روایت کی تو وہ بطور تبرک کے کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان ثریا ستارے پر بھی جا لٹکے تو بھی ابنائے فارس سے ایک شخص

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

اسے پالے گا۔[24] امام ابو حنیفہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرے۔ اس کا اعتراف دوسرے مکاتب و مسالک والوں نے بھی کیا ہے۔ امام سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء) باوجود شافعی المسلک ہونے کے اس حدیث کی پیشگوئی کا مصداق حضرت امام ابو حنیفہ کو قرار دیتے ہیں۔[25] خطیب تبریزی (م ۵۰۲ھ) مصنف مشکوٰۃ شافعی المسلک ہونے کے باوجود انہوں نے بھی امام ابو حنیفہ کے علوم مرتبہ اور وفور علم کی شہادت دی ہے۔[26]

علامہ ابن حجر مکیؒ (م ۹۷۵ھ) لکھتے ہیں کہ امام سیوطی (۹۱۱ھ) کے بعض تلامذہ نے بتایا ہے کہ آپ بڑے وثوق سے کہتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد امام ابو حنیفہؒ ہی ہیں اور یہ بات بالکل ظاہر ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے "قال بعض تلامذۃ الجلال وما جزم بہ شیخنا من ان الامام ابو حنیفہ، ھو المراد من ھذا الحدیث ظاہر لا شک فیہ"۔[27] امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں کہ "امام ابو حنیفہ دریں حکم داخل است کہ خدا تعالیٰ علم فقہ بر آبر دست وے شائع ساخت وجمع از اہل اسلام بآں فقہ مہذب گردانیدہ"۔[28] امام ابو داؤد (م ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ "ان ابا حنیفۃ کان اماماً"۔[29] علامہ ذہبی حنبلی ہیں، مگر حضرت امام ابو حنیفہ کے بارے میں صاف لکھتے ہیں کہ "کان اماماً ورعاً عالماً متعبداً کبیر الشان"۔[30]

اسلام میں جو لوگ مجتہد تسلیم کیے گئے ہیں اور امت میں ان کی پیروی بالاجماع جاری ہوئی۔ امام ابو حنیفہؒ ان میں سے ایک ہیں۔ حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) شافعی لکھتے ہیں کہ "الأمام فقيه العراق احدائمة الأسلام والسادة الأعلام احدأركان العلماء احدائمه الأربعة المذاهب المبتوعة"۔[31]

3.3 تحصیل علم

سب سے پہلے امام ابو حنیفہؒ علم کلام کی طرف متوجہ ہوئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عقیدہ اسلامی کے خلاف جبر و قدر، اعتزال، رفض اور خوارج کے فتنے عراق میں اٹھے اور اللہ تعالیٰ نے وہیں سے امام ابو حنیفہؒ کو عقائد راشدہ کی حفاظت کے لئے لا کھڑا کیا اور آپ نے اسلام کے تمام ضروری عقائد "فقہ اکبر" کے نام سے ایک رسالہ میں ترتیب دے دیئے اور پوری امت کے ایمان کو بچا لیا۔ خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ) لکھتے ہیں کہ "علم و عقائد اور کلام میں لوگ ابو حنیفہ کے عیال اور خوشہ چیں ہیں"۔[32] پھر آپؒ کے اسی عقائد کے سلسلہ کو امام طحاویؒ (م ۳۳۲ھ) نے اس موضوع کو لیا اور عقیدہ طحاوی مرتب کی۔ سعودی عرب میں یہ کتاب طلبا کو درساً پڑھائی جاتی ہے۔[33]

3.3.1 تحصیل حدیث

اس کے بعد امام صاحب فن حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور حدیث اپنے دور کے مشاہیر محدثین اعرج (م ۱۱۷ھ) عطاء بن ابی رباح (م ۱۱۴ھ)، نافع (م ۱۱۷ھ):، عاصم (م ۱۳۷ھ)، علقمہ (م ۶۸۱ھ)، عطیہ (م ۱۱۱ھ)، یحییٰ بن سعید (م ۱۴۳ھ)، اور ہشام بن عروہ (م ۱۴۶ھ) اور دیگر محدثین سے سنی، حافظ ابن حجر ھیتمی مکی (م ۹۷۴ھ) نے "الخیرات الحسان" میں کہا ہے کہ آپ نے چار ہزار اساتذہ سے حدیث حاصل کی۔[34]

3.3.2 تحصیل علم فقہ

جس طرح آپ کے اساتذہ بے شمار ہیں، اسی طرح علم فقہ بھی آپ نے اپنے دور کے ہزاروں نامور فقہاء سالم بن عبد اللہ، سلیمان اور دیگر حضرات سے حاصل کیا ہے لیکن آپؒ کے فقہی استفادہ زیادہ تر حماد بن ابی سلیمان فقیہ سے وابستہ ہے۔ آپؒ ان کی خدمت میں دس

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

برس رہے اور استاد کی وفات تک ساتھ رہے۔ کل زمانۂ رفاقت اٹھارہ سال ہوا۔ اس صحبت کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۲۰ھ میں بعمر چالیس سال مسند اجتہاد پر فائز ہو گئے۔[35]

3.4 مدون وواضع علم فقہ

مولانا محمد حنیف گنگوہی لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ نے سب سے پہلے علم شریعت وفقہ کو مدون کیا کیونکہ صحابہ وتابعین نے علم شریعت میں ابواب فقہ کی ترتیب پر کوئی تصنیف نہیں کی، کیونکہ ان کو اپنی حفظ پر اطمینان تھا۔ لیکن امام صاحبؒ نے صحابہ و تابعین کے بلاد اسلامیہ میں منتشر ہونے کی وجہ سے علم شریعت کو منتشر پایا اور متاخرین کے سوء حفظ کا خیال کر کے تدوین شریعت کی ضرورت محسوس کی، چنانچہ آپؒ نے ایک ہزار شاگردوں سے چالیس کو تدوین فقہ کے لئے منتخب کیا جو اپنے وقت کے بڑے مجتہد اور بعد کے اجلہ محدثین کے شیخ الشیوخ تھے۔[36]

یہ چالیس حضرات تو وہ تھے جو باقاعدہ تدوین فقہ کے کام میں ذمہ دارانہ حصہ لیتے تھے۔ ان کے علاوہ دوسرے محدثین وفقہاء بھی اکثر اوقات حدیثی وفقہی بحثوں کو سنتے اور ان میں اپنے اپنے علم وصوابدید کے موافق کہنے سننے کا برابر حق رکھتے تھے۔ ایک ایک مسئلہ تین تین دن زیر بحث رہتا، اس کے بعد وہ کہیں جا کر لکھا جاتا۔ اس طریقہ تدوین سے آپؒ نے بقول امام مالکؒ (م۱۷۹ھ) ساٹھ ہزار اور بقول ابو بکر بن عتیق پانچ لاکھ مسائل استنباط فرمائے۔[37] خطیب خوازمی (م۵۶۸ھ) لکھتے ہیں کہ آپؒ نے پانچ لاکھ مسائل کا استخراج کیا۔ جن میں اڑتیس ہزار مسائل عبادات میں اور باقی معاملات میں۔[38]

3.5 امام ابو حنیفہ اور علم حدیث

ناقدین رجال علامہ ذہبیؒ (م۷۴۸ھ) نے دیگر حفاظ حدیث کے ساتھ آپؒ کا ذکر بھی کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب حافظ الحدیث بھی تھے۔[39] جبکہ اس سے پہلے حافظ ابن عبد البر مالکی (م۴۶۳ھ) لکھ چکے ہیں کہ امام علی بن المدینی نے کہا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ سے امام سفیان ثوریؒ، عبد اللہ بن مالک، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، امام وکیع، عباد بن العوام، اور جعفر بن عون نے حدیث روایت کی ہے اور آپؒ ثقہ ہیں امام شعبہؒ کی رائے بھی آپؒ کے بارے میں اچھی تھی۔ "قد قال الامام علی بن المدینی ابوحنیفة روی عنه الثوری--- وهو ثقة لابأس به وكان شعبة حسن الرای فيه"۔[40]

خطیب تبریزیؒ (م۷۴۳ھ) لکھتے ہیں کہ "روی عنه عبد الله بن مبارک ووکیع بن جراح ویزید بن هارون وللقاضی ابویوسف ومحمد بن الحسن الشيبانی"۔[41] کثیر تعداد میں حفاظ حدیث نے آپؒ سے روایتیں لی ہیں بلکہ محدثین اور ناقدین رواۃ حدیث پر آپؒ کے قول سے سند لیتے ہیں۔ جرح وتعدیل کے بارے میں آپؒ کا قول معتبر مانا گیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ (م۸۵۲ھ / ۱۴۴۹ء) زید بن عباس کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ "قال ابوحنيفة انه مجهول"۔[42] جابر جعفی (م۱۳۲ھ/ ۷۵۰ء) کے بارے میں امام صاحبؒ کا قول نقل کیا ہے کہ "مالقيت فيمن لقيت اكذب من جعفر الجعفی"۔[43]

علامہ ذہبیؒ نے بھی آپؒ کے قول سے سند لی۔ امام عطاء بن ابی رباحؒ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "وقال ابوحنيفة مارأيت احداً افضل من عطاء"۔[44] ربیعہؒ (م۱۳۰ھ) اور ابو الزنادؒ (م۱۳۱ھ) کے بارے میں آپؒ کا قول ہے "رأيت الربيعة، اُباالزناد--- وابوالزناد افقه الرجلين"۔[45]

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

حضرت امام بیہقیؒ(م۴۵۸ھ)نے بھی اس معاملے میں آپؒ سے سند لی ہے آپؒ لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ سے سفیان ثوریؒ(م۱۶۱ھ) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؒ نے کہا"اکتب عنہ ماخلاحدیث ابی اسحاق عن الحارث عن علی وحدیث جابر الجعفی"۔سفیان ثوریؒ جیسے محدث کے بارے میں آپ سے پوچھنا اس بات کا مظہر ہے کہ آپؒ رواۃ حدیث کے بارے میں کس قدر بالغ النظر تھے اور جرح وتعدیل میں آپؒ کا قول ہمیشہ لائق اعتماد سمجھا جاتا تھا۔ جرح وتعدیل اور اسماء الرجال کی کتب میں امام ابو حنیفہؒ کے بہت سے اقوال مختلف راویوں کے بارے میں ملتے ہیں۔[46]

اس مذکورہ گفتگو سے معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ حدیث میں نہ صرف اہم حکام رکھتے تھے بلکہ محدثین آپ پر ہر لحاظ سے اعتماد کرتے ہوئے آپؒ کے اقوال اپنی کتب میں درج کرتے تھے۔

4. امام ابو حنیفہ کا نظریہ استدلال بالحدیث

درج ذیل نکات واصول میں غور کرنے سے امام ابو حنیفہؒ کا نظریہ ومنہج استدلال بالحدیث واضح ہو جاتا ہے اور یہی مکتب فقہ حنفی کا منہج استدلال بالحدیث ہو گا۔ حافظ ذہبیؒ آپؒ کا نظریۂ استنباط واستدلال حدیث آپؒ کے اپنے الفاظ میں اس طرح نقل کرتے ہیں کہ میں سب سے پہلے کتاب اللہ سے فیصلہ کرتا ہوں اس سے نہ ملے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور ان آثار سے لیتا ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثقہ راویوں کے ذریعہ عام پھیل چکے ہوں۔ ان میں بھی نہ ملے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ سے جو مجھے پسند آئے اسے لیتا ہوں لیکن جب معاملہ دوسرے محدثین امام ابراہیم نخعی علامہ شعبیؒ، حسن بصریؒ اور عطاء بن ابی رباحؒ مکی تک آئے تو میں اجتہاد کرتا ہوں۔ جیسے انہوں نے اپنے وقتوں میں اجتہاد کیا۔

"اخذ بکتاب اللہ فمالم اجد فبسنة رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم والاثار الصحاح عنه التی فشت فی ایدی الثقات عن الثقات-----وأما اذا انتہی الأمرالی ابراہیم والشعبی والحسن وعطاء فأجتہد کماأجتہدوا"۔[47]

2۔ آپؒ روایت حدیث کو استنباطی موضوع کی دوسری احادیث اور قرآنی مطالب سے ملا کر دیکھتے،جو روایت اس اجماعی موقف سے علی حدہ رہتی ہے، آپؒ اسے عمل کے لئے قبول نہ فرماتے اور اس کا نام"شاذ" رکھتے۔ یہ آپ کی اپنی اصطلاح تھی۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البرؒ(م۴۶۲ھ) لکھتے ہیں کہ

"انه کان مذہب ابی حنیفة عرضہا علی مااجتمع علیه من الأحادیث ومعانی القرآن فما شذ من ذلک رده وسماه شاذاً"۔[48]

3۔ حدیث ان تمام مراحل سے گزر کر سنت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔ آپؒ حدیث کے اس قدر گرویدہ تھے کہ حدیث ضعیف بھی ہو تو اس کے مقابلہ میں قیاس کو جگہ نہ دیتے تھے۔ حدیث کو قیاس پر مقدم کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن قیمؒ(م۷۵۱ھ) لکھتے ہیں کہ

"فتقدیم الحدیث الضعیف وآثارالصحابة علی القیاس والرای قوله وقول احمد"۔[49]

4۔ ملا علی قاری(م۱۰۱۴ھ) احناف کا یہی مذہب نقل کرتے ہیں کہ"ان مذھبھم القوی تقدیم الحدیث الضعیف علی القیاس المجرد الذی یحتمل التزیف"۔[50]نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں کہ"ان مذہب ابی حنیفة ضعیف الحدیث اولیٰ عندہ من الرای والقیاس"۔[51]

علامہ خالد محمودؒ لکھتے ہیں کہ قیاس تمام ائمہ مجتہدین کے نزدیک حجت ہے اور اس پر اجماع ہے۔ ضعیف حدیث کو اس پر مقدم کرنا

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

بتلاتا ہے کہ ضعیف حدیث میں استدلال بالحدیث اور حجت ہونے کی قیاس سے زیادہ اہلیت ہے گو اس کا اپنا درجہ ہو حسن اور صحیح۔ قیاس پر ترجیح اس وجہ سے ہے کہ صحاح ستہ اور سنن اربعہ میں ضعیف احادیث بھی حسن اور صحیح کے ساتھ روایت کی گئی ہیں گو اب بعض حضرات نے انہیں علیحدہ کر دیا ہے اور وہ علی حدہ چھپی ہیں۔[52]

مزید رقمطراز ہیں کہ یہ درست ہے کہ امام ابو حنیفہ (م ۱۵۰ھ) نے حدیث کم روایت کی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں آپؒ کا علم حدیث کم تھا، بلکہ اس جیسے لفظ کسی کے ہاں بھی ملے تو اس کا مطلب علم کم رکھنے والا نہیں ہے، بلکہ معنی یہ ہے کہ صرف اشتغال بالروایۃ کم ہو گا۔ فقیہ کی علمی ذمہ داری بہت اونچی ہوتی ہے۔ وہ اگر روایت حدیث پر وقت نہ لگائے تو یہ اس کے حق میں عیب نہیں ہے۔ یہ کوئی کمی شمار نہیں ہو گا۔ فقہ حدیث، فقیہ کا موضوع ہوتا ہے۔ اس سے بحث نہیں ہوتی کہ یہ حدیث کتنے طرق سے مروی ہے۔ جب اسے اس کی صحت یا تواتر پر یقین ہو جاتا ہے، تو وہ اس پر اپنا فیصلہ مرتب کر لیتا ہے۔ حدیث ضعیف بھی ہو تو بھی اس سے اس درجہ کا کام لے لیتا ہے، جس درجے کا کام ضعیف حدیث دے سکتی ہے۔ طرق کے دیگر ابحاث میں صرف محدثین ہی مصروف عمل ہوتے ہیں۔[53]

5۔ امام ابو حنیفہؒ کی شروط روایت اتنی کڑی تھیں کہ آپ کو حدیث روایت کرنے کی بہت کم ضرورت پڑی۔ بایں ہمہ آپ محدثین میں کثیر الحدیث شمار کئے گئے۔ علامہ ابن عبد البرؒ لکھتے ہیں کہ "روی حماد بن زید عن ابی حنیفۃ احادیث کثیرۃ"[54]

امام دار قطنیؒ (م ۳۸۵ھ، ۹۹۵ء) نے اپنی سنن میں ۳۳ جگہ امام صاحب کی روایت سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت سفیان میں عیینہ (م ۱۹۸ھ) جیسے بلند پائے کے محدث کہتے ہیں "واول من صیرنی محدثا ابو حنیفۃ"۔[55] امام مسعر بن کدام (م ۱۵۵ھ) صحاح ستہ کے مرکزی راوی ہیں امام صاحب کے ہم سبق تھے لکھتے ہیں "طلب مع ابی حنیفۃ الحدیث فغلبنا واخذنا فی الذھد فبرع علینا وطلبنا معہ الفقہ فجاء منہ ماترون"[56]

شاہ ولی اللہ دہلویؒ لکھتے ہیں کہ اجلہ محدثین کی یہ شہادتیں بتلا رہی ہیں کہ آپؒ کا علم حدیث کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ آپؒ نے اپنے بیٹے حماد کو وصیت میں جن پانچ احادیث کی طرف توجہ دلائی ان کے بارے میں فرمایا کہ "جمعتھا من خمس مائۃ الف حدیث"۔[57]

علامہ ابن القیمؒ لکھتے ہیں کہ آپؒ کی نظر کم از کم پانچ لاکھ احادیث پر ضرر تھی۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اس دور میں کسی کام کا مجتہد تسلیم کیا جانا بدوں اس درجہ کے علم حدیث کے کسی طرح ممکن نہ تھا۔ امام احمدؒ (۲۰) سے پوچھا گیا کہ جب کوئی شخص لاکھ حدیثیں یاد کر لے تو کیا وہ فقیہہ ہو جائے گا؟ آپ نے کہا نہیں۔ تو پھر دو لاکھ پر، تو آپ نے کہا کہ نہیں تو پھر تین لاکھ پر، فرمایا نہیں، تو پھر چار لاکھ پر، تو اس پر کہا کہ ہاں! ہو سکتا ہے وہ فقیہ اور مجتہد ہو جائے۔[58]

سو آپؒ کا مجتہد ہونا ہمیں اس سے مستغنی کر دیتا ہے کہ ہم آپؒ کے علم حدیث میں شک کریں۔ آپؒ کا مجتہد، متبع سنت اور متقی ہونا ہی آپؒ کی فضیلت کے لیے کافی ہے۔۔ امام محمد سماعہؒ (م ۲۳۳ھ / ۸۴۷ء) لکھتے ہیں کہ "ان الأمام ذکر فی تصانیفہ نیفاو سبعین الف حدیث وانتخب الاثار من اربعین الف حدیث"۔[59] حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ)، حافظ ابن عبد البرؒ (م ۴۶۲ھ) ابن تیمیہؒ (م ۷۲۷ھ) اور خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) ابن حجر عسقلانیؒ (م ۷۷۳ھ) جیسے حضرت نے امام ابو حنیفہؒ کو محدثین کی صفت میں شامل کیا ہے۔ امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) کو دیگر مسائل میں امام صاحب سے کتنا بھی اختلاف کیوں نہ ہو لیکن وہ بھی برملا کہتے تھے کہ سب علماء و فقہ استنباطات میں امام صاحب کے عیال ہی ہیں: "من اراد الفقہ فھو عیال ابی حنیفۃ"۔[60]

علامہ عبد الحئ لکھنویؒ لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) نے اموی سلطنت کو دیکھا، اسی کا زوال بھی دیکھا۔ عباسی سلطنت کا قیام

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

آپؒ کے سامنے اور قریب میں ہوا۔ بعض علوی افراد نے حصول خلافت کی مسلح جدوجہد کی۔ آپؒ نے مستحق دیکھ کر زبانی اور مالی تعاون کیا۔ عباسی سلطنت مستحکم ہو گئی۔ تو خلیفہ منصور (م ۱۴۸ھ) نے غالباً سلطنت کے ساتھ آپؒ کی وفاداری کو آزمانے کے لئے آپؒ کو منصب قضاء پیش کیا۔ آپؒ نے انکار کیا۔ جس کی پاداش میں آپ کو سرعام کوڑے لگائے گئے اور داخل زندان کیا گیا، اس وقت آپؒ کی عمر ستر سال کی ہونے جا رہی تھی۔ بالآخر جیل ہی میں ماہ رجب ۱۵۰ھ میں آپ کی وفات ہو گئی اور بغداد میں خیزران کے مقبرہ میں آپؒ کو دفن کیا گیا۔[61]

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ آپؒ سے ترمذیؒ اور نسائی نے بھی تخریج روایت کی ہے[62]۔ انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں کہ اسی طرح مسند ابوالطیالسی اور معجم صغیر طبرانی میں بھی اور مستدرک حاکم میں بھی روایات ملتی ہیں۔[63]

5. مکتب فقہ حنفی کا منہج وخصوصیات

فقہ حنفی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کی تدوین، اجتماعی طور پر ہوئی۔ حضرت عمر فاروقؓ (م ۲۴ھ) نے کوفہ شہر بسایا۔ یہاں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (م ۳۲ھ) کو قاضی اور معلم بنا کر بھیجا۔ اور ساتھ خط بھی ارسال کیا کہ

"اے اہل کوفہ! اس ابن مسعودؓ کو تمہارے پاس بھیج کر اپنے آپ پر ایثار سے کام لے رہا ہوں۔"[64] اس شہر کی جانب صحابہ کرامؓ کا رجحان اتنا زیادہ ہوا کہ ایک ہزار سے زیادہ صحابہؓ یہاں پر خیمہ زن ہوئے۔ حضرت علی المرتضیٰ (م ۴۰ھ) نے تو اپنا دارالخلافہ اسی شہر علم وفن کو بنایا اور پھر یہ شہر حدیث وروایت ورواۃ اور اسلامی علوم میں مکہ، مدینہ، کی ہمسری کرنے لگا۔ ایران وعجم کے نو مسلم بڑی تعداد میں یہاں آکر آباد ہوئے جو متمدن شہری زندگی سے آئے تھے اور یونانی فارسی علوم اور عقلیات کا سرمایہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ ایرانی وعجمی تہذیب کے ساتھ عربوں کے اختلاط نے یہاں نو بہ نو مسائل کثرت سے پیدا کر دیئے تھے۔ نیز سیاسی اختلاف، وانتشار اور مختلف اقوام وملل کے اختلاط نے یہاں بہت سارے فرقے پیدا کر دیئے۔ جن میں کچھ درپردہ اسلام مخالف کوششوں میں مصروف تھے۔[65]

عراق کے ساتھ حضرت عمر فاروق (م ۲۴ھ) کا گہرا تعلق تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کو دربار رسالت سے "محدث" کا خطاب ملا ہوا تھا۔[66] یعنی آپؓ کے قلب وزبان الہامی کیفیات سے آراستہ تھے۔ آپؓ نے اپنے عہد خلافت میں صحابہ کرامؓ کو مدینہ میں روک رکھا تھا۔ آپؓ نے دو جماعتیں بنائی ہوئی تھیں، خصوصی مسائل میں چھوٹی جماعت والے، اکابر صحابہؓ سے مشورہ کرتے اور کوئی اہم مسئلہ ہوتا تو تمام صحابہ مدینہ میں جمع ہو کر مشورہ کرتے۔[67]

علامہ خضریؒ لکھتے ہیں کہ آپؒ کا منہج واستنباط درج ذیل امور سے سامنے آتا ہے

- قرآن وحدیث کی گہرائیوں میں غور کرتے۔
- شریعت کے مقاصد اور امت کے مصالح پیش نظر رکھتے۔
- حالات کی رعایت کرتے۔
- ضرورت پیش آنے پر اجتماعی غور وفکر سے فیصلہ کرتے۔
- آپؒ کے اجتہادات اور اولیات مشہور ہیں۔
- آپؒ کا یہی منہج استنباط واستدلال حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (م ۳۲ھ) اور حضرت علیؓ (م ۴۰ھ) کے ذریعے کوفہ میں عام ہوا[68]۔

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

5.1 اساس مکتب فقہ حنفی

ابن خلدون لکھتے ہیں کہ تلامذہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت علقمہ بن قیس (م ۶۲ھ)، پھر ابراہیم نخعی نے ایک طرف روایات واحادیث کے قبول کرنے میں سختی کی تاکہ کوئی غلط روایت قبول نہ کرلی جائے۔ دوسری طرف انہوں نے بیشتر مسائل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایات و احادیث کو آپؐ کی جانب منسوب کیے بغیر ذکر کیا۔ صحابی یا تابعی کی طرف سے منسوب مسئلہ بتاتے، کہ مبادا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب کوئی ایسا مفہوم نہ منسوب ہو جائے جو درست نہ ہو۔ تیسرے انہوں نے نئے مسائل میں اپنے اجتہاد سے کام لیا اور فتاویٰ بتائے۔ یہ وہ مناہج وخصوصیات تھیں جو امام ابو حنیفہؒ کے واسطے سے مکتب حنفی کو ملیں۔[69]

5.2 اجتماعی تدوین فقہ

مزید لکھتے ہیں کہ امام صاحبؒ نے مجلس تدوین فقہ میں سے چالیس افراد ایسے منتخب کیے جو تفسیر، حدیث، اسماء الرجال، لغت، ادب قیاس، ومنطق، سیرت، ریاضی، وحساب اور مختلف علوم وفنون کے باکمال ماہر تھے۔ بازار وتجارت کا عملی تجربہ آپؒ رکھتے تھے۔ ان ماہرین کے ساتھ آپؒ نے تدوین فقہ شروع کی۔[70]

5.3 کیفیت استنباط مسئلہ

ابوزہرہؒ کہتے ہیں کہ بحث کا طریقہ ہوتا تھا کہ ایک مسئلہ پر ایک ایک ماہ پر بحث ومباحثہ رہتا۔ مسئلہ طے ہونے پر اس کو لکھ لیا جاتا۔ سب سے پہلے قرآنی آیات واحادیث کی روشنی میں غور ہوتا۔ اگر دلیل نہ ملتی تو صحابہؓ کے اقوال دیکھے جاتے۔ پھر قیاس واجتہاد کیا جاتا۔ کبھی استحسان سے کام لیتے۔ اس طرح ایک نئی ترتیب سے فقہ مدون کی گئی۔ یہ ترتیب فقہی موضوعات کے اعتبار سے تھی جو طہارت سے شروع ہو کر عبادات، معاملات پھر میراث پر ختم ہوتی۔ اس طرح پانچ لاکھ مسائل مرتب ہوئے۔ ۳۸ ہزار مسائل کا تعلق عبادات سے ہے۔[71]

اگر صحابہ اور غیر صحابہ میں اختلاف ہوتا تو صحابہؓ کے قول کو لیا جاتا ہے۔ ہاں جب رائے ابراہیم نخعی، حسنؒ بصریؒ، ابن سیرینؒ اور سعید بن مسیبؒ وغیرہ کی ہو تو پھر امام صاحب خود بھی اجتہاد کرتے تھے۔[72]

5.4 فقہ تقدیری

ابن خلکان کے بقول مکتب فقہ حنفی کے استدلال واستنباط کی ایک شکل ہے، فقہ تقدیری، یعنی مجلس تدوین میں امام صاحب نے ان تمام مسائل فقہیہ کو پوری طرح ہدف مہم ٹھہرایا، جن کا عالم وقوع میں آنا ممکن تھا۔[73]

6. احادیث سے مکتب فقہ حنفی کے اصول استنباط

علامہ زاہد الکوثریؒ (م ۱۳۷۱ھ) لکھتے ہیں کہ استدلال بالحدیث کے حوالہ سے مکتب فقہ حنفی کے اصول وضوابط درج ذیل نکات کی صورت میں سامنے آئے ہیں:

1. قبول مرسلات ثقاہت یعنی ثقہ راویوں کی حدیث مرسل کا مقبول ہونا، مکتب فقہ حنفی میں معتبر ہے۔ یہ اس وقت ہوگا جب کہ ان سے قوی کوئی روایت معارض موجود نہ ہو۔ استدلال بالمرسل سنت متوارثہ تھا۔[74] ابن جریر (م ۳۱۰ھ) کہتے ہیں کہ مرسل کو مطلقاً رد کر دینا ایسی بدعت ہے جو دوسری صدی کے بعد پیدا ہوئی[75]۔ (چنانچہ باجی (م ۴۷۴)، ابن عبدالبر (م ۴۶۳ھ)، محدثین میں سے شیخین اور امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) نے مراسیل سے استدلال کیا ہے۔[76] پھر اس بارے میں سخاوی (م ۹۰۲ھ) کا قول معتبر ہے

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

کہ اعلیٰ درجے میں حدیث متصل ہے بہ نسبت مرسل کے[77] اور حسامیؒ (م ۶۴۴ھ) کا قول مرجوح ہے کہ مرسل عالی ہے بہ نسبت متصل کے[78]۔

2. مکتب فقہ حنفی میں اخبار احاد کو ان کے اصول پر پیش کیا جاتا ہے۔ پس اگر کوئی خبر واحد ان اصولوں کے مخالف ہوتی تو اس کے مقابلے میں اصل کو اختیار کرتے تھے تا کہ اقوی الدلیلین پر عمل ہو اور اس مخالف اصل خبر کو شاذ قرار دیتے تھے۔[79]
3. اخبار آحاد کو ظواہر و عمومات کتاب پر پیش کرتے ہیں۔ اب اگر کوئی خبر عموم یا ظاہر کتاب کی مخالف ہو تو امام صاحبؒ اقوی الدلیلین پر عمل کرنے کیلئے خبر کی جگہ کتاب اللہ کو لیتے ہیں کیونکہ کتاب قطعی الثبوت ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کے ظواہر و عمومات بھی قطعی الدلالۃ ہیں اور جب خبر عام یا ظاہر کتاب کے مخالف نہ ہو بلکہ اس کے مجمل کا بیان ہو تو اس کو لے لیتے ہیں۔[80]
4. خبر واحد پر اس وقت عمل کیا جاتا ہے جب وہ سنت مشہورہ کے خلاف نہ ہو، خواہ وہ سنت فعلیہ ہو یا قولیہ۔
5. نیز یہ بھی شرط ہے کہ وہ اپنی ہی جیسی خبر کے معارض نہ ہو۔ بوقت تعارض ترجیح کا عمل ہو گا اور وجوہ ترجیح انظار مجتہدین کے اختلاف کے ساتھ مختلف ہوتی ہے مثلاً ایک کے راوی کا بہ نسبت دوسرے کے فقیہہ یا افقہ ہونا۔
6. خود راوی کا عمل بھی مخالف خبر نہ ہو۔
7. متن یا سند کے لحاظ سے زیادتی والی روایت کو احتیاطاً کمی و نقص والی روایت پر محمول کرنا۔
8. خبر واحد کا تعلق عام اور کثرت کے ساتھ پیش آنے والے عمل سے نہ ہو کہ ایسے، عمل پر حکم کا ثبوت شہرت یا تواتر کے بغیر نہ مانا جائے گا۔[81]
9. اگر کسی مسئلہ میں صحابہ کا اختلاف ہو اور اختلاف کرنے والے صحابی نے دوسرے صحابی کی خبر واحد سے استدلال سے ترک کر دیا ہو، تو اس صورت میں خبر واحد کو معمول بہ نہ بنائیں گے۔
10. اگر خبر واحد پر سلف میں سے کسی نے طعن کیا ہو تو اس صورت میں بھی خبر واحد کو نہ لیا جائے گا۔
11. اختلاف روایات کی موجودگی میں حدود و عقوبات کے اندر اخف والی روایت پر عمل ہو گا۔
12. راوی کو اپنی روایت کی گئی حدیث و روایت یاد بھی ہو۔ اس کو بھولا نہ ہو۔ ورنہ اس کی روایت قابل استدلال نہیں ہو گی۔ باقی سب محدثین کے ہاں یہ شرط نہیں ہے۔ بار بار بھولنے کے باوجود بھی اس روایت سے استدلال کو درست مانتے ہیں۔
13. اگر راوی حدیث بھولنے کی وجہ سے اپنے نوشتہ پر بھروسہ کر کے روایت کر کے روایت کرے تو ایسی روایت مکتب فقہ حنفی میں لائق استدلال نہیں ہے، باقی محدثین اس کو بھی حجت اور قابل استدلال مانتے ہیں۔
14. امام ابو حنیفہؒ ایسی حدیث پر عمل کرتے ہیں جس کی تائید میں آثار زیادہ ہوں۔
15. خبر واحد صحابہ و تابعین کے عمل متوارث کے خلاف نہ ہو۔[82]

یہ چند نکات واصول ہیں جن کی بنیاد پر مکتب فقہ حنفی میں استدلال بالحدیث کی روایت کو باقی رکھتے ہوئے احکام کا استنباط کیا جاتا ہے۔

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

7. مکتب فقہ حنفی کی بنیادی کتب

ابن خلدون لکھتے ہیں کہ فقہی مسائل کی تدوین کے بعد اصحاب امام ابو حنیفہؒ نے مختلف کتابیں لکھیں۔امام محمد بن حسن الشیبانی (م۱۸۹ھ) کی تصنیفات فقہ حنفی کی اولین مصادر کا درجہ رکھتی ہیں۔فقہ حنفی کے مصادر میں تین قسم کی کتابیں ہیں:

1. کتب ظاہر الروایۃ
2. کتب نوادر
3. فتاویٰ وواقعات[83]

علامہ عبدالحئی لکھنوی رقم طراز ہیں کہ ان میں کتب ظاہر الروایت کے مسائل زیادہ قابل اعتماد اور راجح حیثیت رکھتے ہیں۔ظاہر الروایات درج ذیل چھ کتابیں کہلاتی ہیں:

1. الجامع الصغیر:۔اس میں امام محمدؒ نے (م۱۸۹ھ) امام ابویوسفؒ (۱۸۲ھ) کے واسطے سے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہیں۔
2. الجامع الکبیر: یہ کتاب پہلی کتاب کے موضوع پر ہے۔لیکن اس سے مفصل ہے۔
3. زیادات:۔یہ الجامع الکبیر کا تتمہ اور تکملہ ہے۔
4. المبسوط:۔یہ الاٗصل کے نام سے بھی معروف ہے۔اس میں امام محمدؒ نے ان ہزاروں مسائل کو جمع کیا ہے جنہیں امام ابو حنیفہ نے مستنبط فرمایا تھا۔اس کتاب میں پہلے آثار ذکر کیے گئے، پھر مسائل اور آخر میں معاصر علماء کے اختلاف جمع کیے گئے ہیں۔
5. السیر الصغیر:۔یہ جہاد اور بین الاقوامی قوانین کے موضوع کی کتاب ہے۔
6. السیر الکبیر:۔آپؒ کی آخری تصنیف ہے۔جسے ابو سلیمان جوزجانی (م۱۷۰ھ) نے آپؒ سے روایت کیا ہے۔[84]

علامہ خضریؒ تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام محمد کی ان چھ کتابوں کے مسائل کو مکررات حذف کرنے کے بعد ایک جگہ محمد بن احمد مروزی (م۳۳۴ھ) معروف بہ حاکم شہید نے جمع کیا اور اس کا نام (الکافی) رکھا ہے۔جس کی مفصل تشریح امام سرخسیؒ (م۴۸۳ھ/۱۰۹۶ء) نے "المبسوط" کے نام سے کی۔[85]

مزید لکھتے ہیں کہ نوادر سے مراد وہ احکام ہیں جو امام محمدؒ کی ان چھ کتابوں کے علاوہ کسی اور کتاب یا امام ابو یوسف اور امام حسن بن زیاد (م۸۱۴ء/۲۰۴ھ) وغیرہ کی طرف سے منسوب تحریروں میں ہے۔نوادر میں ان کتب کا ذکر کیا جاتا ہے

1. ھارونیات: امام محمدؒ نے خلیفہ ہارون الرشید کے عہد میں املاء کرایا تھا۔یہ مجموعہ خلیفہ کی طرف سے منسوب ہے۔
2. کیسانیات: وہ احکام جو آپؒ کے شاگرد شعیب سلیمان بن کیسانی نے آپؒ سے نقل کیے ہیں۔
3. رقیات: "ارقہ" نامی علاقہ کی طرف منسوب ہے۔وہاں رہنے کے دوران جن مسائل پر آپؒ نے اظہار رائے فرمایا وہ "رقیات" کہلاتے ہیں۔
4. کتاب المجرد:۔امام حسن بن زیاد کی تالیف ہے۔
5. کتاب الاٗمالی:۔امام ابو یوسف کی طرف سے منسوب ہے۔
6. "نوازل:" کے نام سے وہ احکام و مسائل معروف ہیں، جن کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ کے دور کے بعد کے فقہاء نے اپنے عہد کے

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur
Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

ان مسائل میں مذہب کے اصولوں کو سامنے رکھ کر احکام بتائے۔ ان میں ابو اللیث سمر قندی (م ۳۷۳ھ) کی "کتاب النوازل"، ناطفی (م ۴۴۶) کی "مجموع النوازل والواقعات" اور صدر شہید (م ۵۳۶ھ) کی الواقعات معروف ہیں۔[86]

8. خلاصۃ البحث

خلاصہ بحث یہ ہے کہ اس مضمون میں مکتب فقہ حنفی، مکتب فقہ مالکی، مکتب فقہ شافعی اور مکتب فقہ حنابلہ کا منہج استنباط اور امتیازات و خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے ان فقہی مکاتب کے حدیث سے استدلال کے مناہج و اصول ظاہر ہو جاتے ہیں۔ فقہاء ائمہ اربعہ کی محنتیں اس لئے لائق داد ہیں کہ صحابہ اور تابعین میں جو فقہی اختلافات پہلے تھے۔ ان ائمہ مجتہدین کے فقہ کے اصولوں کو طے کرنے کے باعث کم ہوتے گئے۔ اب کسی مسئلہ میں زیادہ سے زیادہ جو اختلافات دکھائی دیں گے وہ چار سے متجاوز نہ ہوں گے۔ ان مجتہدین وفقہاء نے اختلافات پیدا نہیں کئے بلکہ انہیں کم کیا ہے اور ان میں جو اختلافات ہیں وہ انہوں نے پہلے دور کے صحابہؓ اور تابعین سے لیے ہیں اور ان میں یہ اختلاف وسعت عمل کے مختلف پیمانے تھے۔ تفریق امت اور انتشار کا سامان ہر گز نہ تھے۔

نتائج بحث

مذکورہ بحث سے درج ذیل نتائج حاصل ہوتے ہیں:

1. ثقہ راویوں کی حدیث مرسل کا مقبول ہونا، مکتب فقہ حنفی میں معتبر ہے۔ یہ اس وقت ہو گا جب ان سے قوی کوئی روایت معارض موجود نہ ہو۔ استدلال بالمرسل سنت متوارثہ تھا۔ اس بارے میں علامہ سخاوی (م ۹۰۲ھ) کا قول معتبر ہے کہ اعلیٰ درجے میں حدیث متصل ہے بہ نسبت مرسل کے اور حسامیؒ (م ۶۴۴ھ) کا قول مرجوح ہے کہ مرسل عالی ہے بہ نسبت متصل کے۔
2. اخبار آحاد کو کتاب اللہ کے اصولوں کی روشنی میں قبول کیا جاتا ہے خبر واحد پر اس وقت عمل کیا جاتا ہے جب وہ سنت مشہورہ کے خلاف نہ ہو، خواہ وہ سنت فعلی ہو یا قولی۔
3. نیز یہ بھی شرط ہے کہ وہ اپنی ہی جیسی خبر کے معارض نہ ہو۔ بوقت تعارض ترجیح کا عمل ہو گا اور وجوہ ترجیح انظار مجتہدین کے اختلاف کے ساتھ مختلف ہوتی ہے مثلاً ایک کے راوی کا بہ نسبت دوسرے کے فقیہہ یا افقہ ہونا۔
4. خود راوی کا عمل بھی مخالف خبر نہ ہو۔ اجماع اور عقل و مشاہدہ کے کے خلاف بھی نہ ہو
5. متن یا سند کے لحاظ سے زیادتی والی روایت کو احتیاطاً کمی و نقص والی روایت پر محمول کرنا۔
6. اگر کسی مسئلہ میں صحابہ کا اختلاف ہو اور اختلاف کرنے والے صحابی نے دوسرے صحابی کی خبر واحد سے استدلال سے ترک کر دیا ہو، تو اس صورت میں خبر واحد کو معمول بہ نہ بنائیں گے۔
7. امام ابو حنیفہؒ ایسی حدیث پر عمل کرتے ہیں جس کی تائید میں آثار زیادہ ہوں۔
8. خبر واحد صحابہ و تابعین کے عمل متوارث کے خلاف نہ ہو۔

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

[1]-ندوی، فہیم اختر ندوی، فقہ اسلامی (لاہور: مکتبہ قاسم العلوم، ۲۰۱۱ء) ص: ۱۰۷

Nadwi, Faheem Akhtar Nadwi, Fiqh Islami (Lahore: Maktabah Qasim al-Uloom, 2011), p. 107.

[2]-الزرقاء، احمد مصطفی، شیخ، مصطفیٰ، ڈاکٹر، المدخل الفقہی العام (دمشق: دار القلم، ۱۹۹۸ء) ۱/ ۱۵۳

Al-Zarqa, Ahmad Mustafa, Sheikh, Mustafa, Dr., Al-Madkhal al-Fiqhi al-'Aamm (Damascus: Dar al-Qalam, 1998) 1/153

[3]- ایضاً

Ibid.

[4]- محمد خضری، علامہ، تاریخ التشریع الأسلامی (قاہرہ: دار التوزیع والنشر الاسلامیہ، ۱۴۲۷ھ) ص: ۱۳۹

Muhammad Khudari, Allama, Tarikh al-Tashri' al-Islami (Cairo: Dar al-Tawzee' wa al-Nashr al-Islamiyyah, 1427 AH), p. 139.

[5]- ایضاً

Ibid.

[6]- ایضاً

Ibid.

[7]- ایضاً، ص ۳٦۰

Ibid p.320

[8]- ابن خلکان، احمد بن محمد ابراہیم (م ۱۸۱ھ)، وفیات الأعیان وانباء ابناء الزمان (بیروت: دار صادر، ۱۹٦۷ء) ۵/ ۴۰۵

Ibn Khallikan, Ahmad bin Muhammad Ibrahim (d. 181 AH), Wafayat al-A'yan wa Anba' Abna' al-

.Zaman (Beirut: Dar Sader, 1967), Vol. 5, p. 405

[9]- ابن خلدون، ابوزید، عبد الرحمن، تاریخ ابن خلدون (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۲ء) ۱/ ۴٦۷

Ibn Khaldun, Abu Zaid, Abd al-Rahman, Tarikh Ibn Khaldun (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1992), Vol. 1,

.p. 467

[10]- ایضاً

Ibid.

[11]- ابن خلکان، وفیات الأعیان، ۵/ ۴۰۵

Ibn Khallikan, Wafayat al-A'yan, Vol. 5, p. 405.

[12]- نعمانی، شبلی، مولانا، حسن البیان فی سیرت النعمان (دہلی: مطبع فاروقی، ۱۳۱۱ھ) ص: ۳۵

Naumani, Shibli, Maulana, Hasan al-Bayan fi Sirat al-Nauman (Delhi: Matba' Farooqi, 1311 AH), p. 35.

[13]- ایضاً

Ibid.

[14]- علامہ خالد محمود، ڈاکٹر آثار التشریع (لاہور: دار المعارف، ۱۹۹۴ء) ۲/ ۲۵۲

Allama Khalid Mahmood, Dr., Athar al-Tashri' (Lahore: Dar al-Ma'arif, 1994), Vol. 2, p. 252.

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

[15]-بغدادی، احمد بن علی بن ثابت، تاریخ مدینۃ الاسلام یعنی تاریخ بغداد (بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۴ھ) ۱۶۱/۱۳

Al-Baghdadi, Ahmad bin Ali bin Thabit, Tarikh Madinat al-Islam ya'ni Tarikh Baghdad (Beirut: Dar al-Kutub .al-Ilmiyyah, 1404 AH), Vol. 13, p. 161

[16]-ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، ۴۴۸/۱

Ibn Khaldun, Muqaddimah Ibn Khaldun, Vol. 1, p. 448.

[17]-ملا علی قاری، علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح (بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۲۰۰۱ء) ۷۲/۱

Mulla Ali Qari, Ali bin Sultan, Mirqat al-Mafatih (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2001), Vol. 1, p. 72.

[18]-دہلوی، شاہ ولی اللہ، کلمات طیبات (دہلی: مطبع مجتبائی، س ن) ص:۱۶۸

Dehlavi, Shah Waliullah, Kalimat Tayyibat (Delhi: Matba' Mujtabai, n.d.), p. 168.

[19]-ابوزہرہ، احمد مصطفیٰ (م ۱۹۷۴ء) ابو حنیفہ حیاتہ وعصرہ (بیروت: دارالفکر العربی) ص:۷۶۲

Abu Zahrah, Ahmad Mustafa (d. 1974), Abu Hanifah Hayatuhu wa 'Asruhu (Beirut: Dar al-Fikr al-Arabi), p. 762.

[20]-خالد محمود، التشریع، ۲۵۲/۲

Khalid Mahmood, Al-Tashri', Vol. 2, p. 252.

[21]-شعرانی، عبدالوہاب بن احمد، کتاب المیزان (مصر: مصطفی البابی الحلبی، ۱۹۴۰ء) ص:۷۲

Sha'rani, Abdul Wahhab bin Ahmad, Kitab al-Mizan (Egypt: Mustafa al-Babi al-Halabi, 1940), p. 72.

[22]-ذہبی، شمس الدین، (م ۱۳۴۸ء) تذکرۃ الحفاظ (بیروت: دارالکتب العلمیۃ، ۲۰۰۹ء) ۱۵۸/۱

Dhahabi, Shams al-Din (d. 1348), Tadhkirat al-Huffaz (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 2009), Vol. 1, p. 158.

[23]-خطیب بغدادی، ابو بکر، الکفایۃ فی علم الروایۃ (مصر: دائرۃ المعارف العثمانیہ، ۱۳۵۷ھ) ص:۷۵

Al-Khatib al-Baghdadi, Abu Bakr, Al-Kifayah fi Ilm al-Riwayah (Egypt: Da'irat al-Ma'arif al-Uthmaniyyah, 1357 AH), p. 75.

[24]-قشیری، مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح المسلم (کراچی: مکتبۃ البشری ۲۰۰۵ء) ۳۱۲/۲

Qushayri, Muslim bin al-Hajjaj, Al-Jami' al-Sahih Muslim (Karachi: Maktabah al-Bushra, 2005), Vol. 2, p. 312.

[25]-سیوطی، جلال الدین، تبییض الصحیفہ بمناقب اَبی حنیفہ (بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء) ص:۳

Suyuti, Jalal al-Din, Tabiyyid al-Sahifah bi Manaqib Abi Hanifah (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, .1410 AH/1990), p. 3

[26]-خطیب، تبریزی، محمد بن عبداللہ ولی الدین، الاکمال فی اسماء الرجال لف مع مشکوٰۃ المصابیح (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، ۲۰۰۵ء) ص:۶۲۴

Khatib, Tibrizi, Muhammad bin Abdullah Wali al-Din, Al-Akmal fi Asma' al-Rijal li-Fi Ma'a Mishkat al-Masabih (Lahore: Maktabah Rahmaniyyah, 2005), p. 624.

[27]-ہتیمی، احمد بن حجر الشافعی، الخیرات الحسان فی مناقب الامام الأعظم ابی حنیفۃ النعمان (دمشق: دارالھدی والرشاد وللنشر والتوزیع، ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء)، ص:۵۵

Hatimi, Ahmad bin Hajar al-Shafi'i, Al-Khayrat al-Hisan fi Manaqib al-Imam al-Azam Abi Hanifah al-.Nauman (Damascus: Dar al-Huda wa al-Rashad lil-Nashr wa al-Tawzi', 1428 AH/2007), p. 55

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

28- دہلوی، کلمات طیبات، ص:١٦٨

Dehlavi, Kalimat Tayyibat, p. 168.

29- ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ١/ ١٦٠

Dhahabi, Tadhkirat al-Huffaz, Vol. 1, p. 160.

30- ایضاً، ص:١٦٨

Ibid.

31- ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، عماد الدین، البدایۃ والنھایہ (بیروت: مکتبہ المعارف، ١٩٩٠ء) ١/ ١٠٧

Ibn Kathir, Ismail bin Umar, Imad al-Din, Al-Bidayah wa al-Nihayah (Beirut: Maktabah al-Ma'arif, 1990), Vol. 1, p. 107.

32- خطیب تبریزی، تاریخ بغداد، ١٣/ ١٦١

Al-Khatib al-Baghdadi, Tarikh Baghdad, Vol. 13, p. 161.

33- خالد محمود، آثار التشریع، ٢/ ٢٦٥

Khalid Mahmood, Athar al-Tashri', Vol. 2, p. 265.

34- ہیتمی، الخیرات الحسان، ص:٦٠

Hatimi, Al-Khayrat al-Hisan, p. 60.

35- گنگوہی، مولانا محمد حنیف، مقدمہ غایۃ السعایہ فی حل مافی الھدایۃ (دیوبند: مکتبہ دانش، س ن) ص:١٨

Gangohi, Maulana Muhammad Hanif, Muqaddimah Ghayat al-Sa'ayah fi Hal ma fi al-Hidayah (Deoband: Maktabah Danish, n.d.), p. 18.

36- ایضاً، ص:١٩

Ibid p19

37- ایضاً

Ibid.

38- خوارزمی، ابو محمد موفق بن احمد مکی حنفی، مناقب الأمام ابی حنیفہ (حیدرآباد: مجلس دائرۃ المعارف، ١٣٢١ھ) ١/ ٣٥

Khwarizmi, Abu Muhammad Muwaffaq bin Ahmad Makki Hanafi, Manaqib al-Imam Abi Hanifah (Hyderabad: Majlis Da'irat al-Ma'arif, 1321 AH), Vol. 1, p. 35.

39- ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ١/ ١٦٨ اصطلاح محدثین میں حافظ الحدیث وہ ہوتا ہے جسے کم از کم ایک لاکھ حدیث یاد ہو

Dhahabi, Tadhkirat al-Huffaz, Vol. 1, p. 168.

40- ابن عبد البر، عمر یوسف بن عبد اللہ بن عمر، الأنتقاء، فی فضائل الثلاثۃ الائمۃ الفقھاء (مکتبۃ القدسی، ١٣٥٠ھ) ص:٦٥

Ibn Abd al-Barr, Umar Yusuf bin Abdullah bin Umar, Al-Intiqa fi Fadha'il al-Thalathah al-A'immah al-Fuqaha (Maktabah al-Qudsi, 1350 AH), p. 65.

41- خطیب بغدادی، ملحق مشکوٰۃ المصابیح، ص:٦٢٤

Al-Khatib al-Baghdadi, Mulhaq Mishkat al-Masabih, p. 624.

42- ابن حجر، احمد بن علی بن محمد العسقلانی، تہذیب التہذیب (حیدرآباد: دائرہ المعارف، ١٣٢٥ھ) ٣/ ٤٢٦

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

Ibn Hajar, Ahmad bin Ali bin Muhammad al-Asqalani, Tahdhib al-Tahdhib (Hyderabad: Da'irat al-Ma'arif, 1335 AH), Vol. 3, p. 426.

43- ایضاً

Ibid.

44- ذہبی، تذکرۃ،۱/۱۲

Dhahabi, Tadhkirah, Vol. 1, p. 12.

45- ایضاً

Ibid.

46- خالد محمود، آثار التشریع،۲/۲۷۳

Khalid Mahmood, Athar al-Tashri', Vol. 2, p. 273.

47- ذہبی، تذکرہ،۱/۱۴

Dhahabi, Tadhkirah, Vol. 1, p. 14.

48- ابن عبد البر، الانتقاء،۲/۲۶

Ibn Abd al-Barr, Al-Intiqa, Vol. 2, p. 26.

49- ابن قیم، محمد بن ابی بکر، شمس الدین (م ۷۵۱ھ) أعلام الموقعین عن رب العلمین، (جدہ: دار ابن الجوزۃ، ۱۴۴۳ھ) ۱/۸۸

Ibn Qayyim, Muhammad bin Abi Bakr, Shams al-Din (d. 751 AH), A'lam al-Muwaqqi'in 'an Rabb al-'Alamin (Jeddah: Dar Ibn al-Jawzi, 1443 AH), Vol. 1, p. 88.

50- ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح،۱/۳

Mulla Ali Qari, Mirqat al-Mafatih, Vol. 1, p. 3.

51- قنوجی، نواب صدیق حسن خان، دلیل الطالب (دہلی: مطبع مجتبائی، س ن) ص:۸۸۷

Qanooji, Nawab Siddiq Hasan Khan, Dalil al-Talib (Delhi: Matba' Mujtabai, n.d.), p. 887.

52- خالد محمود، آثار التشریع،۲/۲۸۶

Khalid Mahmood, Athar al-Tashri', Vol. 2, p. 286.

53- ایضاً، ص ۲۷۴

Ibid p274

54- ابن عبد البر، الانتقاء، ص:۱۳۰

Ibn Abd al-Barr, Al-Intiqa, p. 130.

55- ایضاً

Ibid.

56- ابن خلکان، وفیات الأعیان،۴/۴۰۵

Ibn Khallikan, Wafayat al-A'yan, Vol. 4, p. 405.

57- دہلوی، الوصیتہ، ص:۶۵

Dehlavi, Al-Wasiyyah, p. 65.

58- ابن قیم، اعلام الموقعین، ۱/ ۴۵

Ibn Qayyim, A'lam al-Muwaqqi'in, Vol. 1, p. 45.

59- خوارزمی، مناقب موفق، ۱/ ۹۵

Khwarizmi, Manaqib Muwaffaq, Vol. 1, p. 95.

60- ابن عبد البر، الانتقاء، ص: ۱۳۶

Ibn Abd al-Barr, Al-Intiqa, p. 136.

61- الحسنی، لکھنوی، عبد الحئی، مولانا، مقدمہ الجامع الصغیر، (لاہور: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، ۱۹۹۰ء) ص: ۷۲

Al-Hasani, Lucknawi, Abdul Hayy, Maulana, Muqaddimah al-Jami' al-Saghir (Lahore: Idarah al-Quran wa al-Uloom al-Islamiyyah, 1990), p. 72.

62 - عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۳/ ۴۲۴

Asqalani, Tahdhib al-Tahdhib, Vol. 3, p. 424.

63 - کشمیری، انور شاہ، انوار الباری، (ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ۱۴۱۸) ۱/ ۶۵۔

Kashmiri, Anwar Shah, Anwar al-Bari (Multan: Idarah Talifat Ashrafiyyah, 1418 AH), Vol. 1, p. 65.

64 - خضری، تاریخ التشریع الاسلامی، ص: ۱۴۰

Khidari, Tarikh al-Tashri' al-Islami, p. 140.

65- ندوی، فقہ اسلامی ص: ۱۱۳

Nadwi, Fiqh Islami, p. 113.

66 - الحسنی، مقدمہ الجامع الصغیر، ص: ۷۵

Al-Hasani, Muqaddimah al-Jami' al-Saghir, p. 75.

67 - ابن خلکان، وفیات الاعیان، ۵/ ۴۱۰

Ibn Khallikan, Wafayat al-A'yan, Vol. 5, p. 410.

68 - خضری، تاریخ التشریع الاسلامی مترجم، ص: ۱۴۰

Khidari, Tarikh al-Tashri' al-Islami, Mutarjam, p. 140.

69 - ابن خلدون، تاریخ ابن خلدون، ۱/ ۴۷۷

Ibn Khaldun, Tarikh Ibn Khaldun, Vol. 1, p. 477.

70 - ایضاً

Ibid.

71 - ابوزہرہ، ابوحنیفہ حیاتہ وعصرہ، ص: ۶۵

Abu Zahrah, Abu Hanifah Hayatuhu wa 'Asruhu, p. 65.

72 - ایضاً

Ibid.

73 - ابن خلکان، وفیات الاعیان، ۵/ ۴۱۲

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.2, Issue 02, July to December. 2024,
Page No. 86- 104

Ibn Khallikan, Wafayat al-A'yan, Vol. 5, p. 412.

74 -زاہد الکوثری، م(۱۳۷۱ھ)علامہ، تانیث الخطیب علی اساقۃ فی ترجمۃ ابی حنیفۃ من الاکاذیب،(بیروت: دار الکتب العلمیہ،۱۹۹۰ء)ص:۱۵۲

Zahid al-Kawthari, (d. 1371 AH), Allama, Taniyth al-Khatib 'Ala Isaqqat fi Tarjamat Abi Hanifah min al-Akadhid (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1990), p. 152.

75 -الطبری، محمد بن جریر(م ۳۱۰ھ) تہذیب الاثار وتفصیل الثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الاخیار (مسند ابن عباس)،ت: محمود محمد شاکر (قاہرہ: مطبعۃ المدنی،۲۰۱۹ء)۱/۶۵

Al-Tabari, Muhammad bin Jarir (d. 310 AH), Tahdhib al-Athar wa Tafsil al-Thabit 'an Rasul Allah ﷺ min al-Akhiyar (Musnad Ibn Abbas), Ed. Mahmood Muhammad Shakir (Cairo: Matba'at al-Madani, 2019), Vol. 1, p. 65.

76 -گنگوہی، مقدمہ غایتہ السعایہ فی حل مافی الہدایتہ، ص:۷۴

Gangohi, Muqaddimah Ghayat al-Sa'ay fi Hal ma fi al-Hidayah, p. 74.

77 -السخاوی، محمد بن عبد الرحمن بن محمد، شمس الدین، فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث (دمشق: دار المناہج، ۱۴۲۶ھ)۱/۷۲

Al-Sakhawi, Muhammad bin Abdul Rahman bin Muhammad, Shams al-Din, Fath al-Mughith bi Sharh Alfiyyat al-Hadith (Damascus: Dar al-Manahij, 1426 AH), Vol. 1, p. 72.

78 -خضری، حسام الدین، محمد بن عمر (م ۶۴۴ھ) الحسامی، (دیوبند: یاسر اینڈ کمپنی، ۲۰۰۸ء)ص ۵۵

Khidari, Husam al-Din, Muhammad bin Umar (d. 644 AH), Al-Hussami (Deoband: Yasir & Co., 2008), p. 55.

79 -الکوثری، تانیث الخطیب، ص ۱۵۲

Al-Kawthari, Taniyth al-Khatib, p. 152.

80 ایضاً

Ibid.

81 -ایضاً

Ibid.

82 -ایضاً

Ibid.

83 -ابن خلدون، تاریخ ابن خلدون، ۱/۱۷۸

Ibn Khaldun, Tarikh Ibn Khaldun, Vol. 1, p. 178.

84 -لکھنوی، مقدمہ الجامع الصغیر، ص:۷۵۰

Lucknawi, Muqaddimah al-Jami' al-Saghir, p. 750.

85 -خضری، تاریخ التشریع الاسلامی، ص:۱۴۲

Lucknawi, Muqaddimah al-Jami' al-Saghir, p. 750.

86 -ایضاً

Ibid.